موزوں پر مسح کی مدت کتنی ہے؟

ریفرنس نمبر pin6683 تاریخ 23-02-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ

(1) مقیم ومسافر کے لیے موزوں پر مسح کی مدت کتنی ہے؟ اور یہ بھی بتائیں کہ موزوں پر مسح کی ابتدا کس وقت سے ہوگی؟

(2) نیز اگر کسی مقیم نے وضو کر کے موزے پہن لیے، لیکن شرعی سفر پہ چلا گیا، تو اب وہ مسح کس وقت تک کر سکتا ہے اور اس کے برعکس صورت میں کیا حکم ہوگا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(1) موزوں پر مسح کرنے کی مدت مقیم شخص کے لیے ایک دن رات اور شرعی مسافر کے لیے تین دن تین راتیں ہیں اور مدتِ مسح کی ابتدا (دیگر شرائط کی موجودگی میں) موزے پہننے کے بعد پہلی مرتبہ وضو ٹوٹنے کے وقت سے ہوگی، مثلاً: کسی نے صبح کے وقت طہارت حاصل کر کے موزے پہنے اور ظہر کے کسی وقت مثلاً: تین بجے وضو ٹوٹا، تو مقیم شخص دوسرے دن کی ظہر کے اسی وقت یعنی تین بجے تک اور شرعی مسافر چوتھے دن کی ظہر کے اسی وقت تک کر سکتا ہے۔

صحیح مسلم شریف میں ہے، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم موزوں پر مسح کے متعلق فرماتے ہیں: ”جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ ایام ولیالھن للمسافر ویوماً ولیلۃ للمقیم“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات (موزوں پر مسح کرنے) کی مدت مقرر فرمائی۔“

(الصحیح لمسلم، کتاب الطھارۃ، باب التوقیت فی المسح علی الخفین، جلد1، صفحہ135، مطبوعہ کراچی)

سنن ابن ماجہ میں ہے: ”انه رخص للمسافر اذا توضا ولبس خفیه، ثم احدث وضوءا، ان یمسح ثلاثة ایام ولیالیھن، وللمقیم یوماً ولیلةً“ ترجمہ: نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مسافر کو یہ رخصت دی کہ جب وہ وضو

کر کے موزے پہنے، پھر حدث (اصغر) لاحق ہو، تو وہ تین دن اور تین راتیں مسح کرے اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات کی اجازت دی۔"   (سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ وسننھا، جلد1، صفحہ184، دار احیاء الکتب العربیہ)

فتاوی قاضی خان و محیط برہانی میں ہے: " قال علماؤنا رحمۃ اللہ علیھم: یمسح المقیم یوماً ولیلۃ، والمسافر ثلاثۃ ایام ولیالیھا،۔۔۔ وابتداء المدۃ یعتبر من وقت الحدث عند علمائنا، حتی ان من توضا فی وقت الفجر وھو مقیم وصلی الفجر، ثم طلعت الشمس، فلبس الخفین، ثم زالت الشمس وصلی الظھر، ثم احدث، ثم دخل وقت العصر، فتوضا ومسح علی الخفین فقدرنا مدۃ المسح باقیۃ الی الغد الی الساعۃ التی احدث فیھا الیوم "ترجمہ: علمائے احناف فرماتے ہیں: مقیم ایک دن، ایک رات تک موزوں پہ مسح کر سکتا ہے اور مسافر تین دن اور تین راتوں تک۔۔۔ علمائے احناف کے نزدیک مدتِ مسح کی ابتدا حدث (اصغر) لاحق ہونے کے وقت سے ہو گی، حتی کہ اگر کسی مقیم شخص نے فجر کے وقت میں وضو کر کے نماز پڑھی، پھر سورج طلوع ہوا تو اس نے موزے پہن لیے، پھر وقتِ زوال ظہر ادا کی، پھر وضو ٹوٹ گیا، اب عصر کے وقت وضو کر کے موزوں پر مسح کیا، تو اب مدتِ مسح اگلے دن کے اسی وقت تک باقی رہے گی، جس وقت آج وضو ٹوٹا تھا۔"

(محیط برھانی، کتاب الطھارات، جلد1، صفحہ196، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: "موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث ہوا، اس وقت سے اس کا شمار ہے، مثلاً: صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلی بار حدث ہوا، تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک۔"   (بہار شریعت، حصہ2، صفحہ365، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

(2) مقیم شخص نے طہارت حاصل کر کے موزے پہن لیے اور مدتِ مسح کے دوران شرعی مسافر ہو گیا، تو اس کے حق میں مدتِ مسح مسافر والی ہو جائے گی، یعنی اب وہ شخص ابتدائے حدث سے لے کر تین دن، تین راتوں تک موزوں پر مسح کر سکتا ہے اور اس کے برعکس اگر کوئی شرعی مسافر شخص مقیم ہو گیا، تو اب اس کے حق میں مدتِ مسح مقیم والی ہو جائے گی، لہذا اگر مقیم والی مدت (ایک دن ایک رات) پوری ہو چکی ہے، تو مقیم ہوتے ہی اس کا مسح جاتا رہا، اب نماز وغیرہ ادا کرنے کے لیے موزے اتار کر پاؤں دھونے ہوں گے، البتہ اگر ایک دن رات (ابتدائے حدث سے لے کر اب تک چوبیس گھنٹے) نہیں گزرے تھے، تو اس میں جتنا وقت باقی ہے، موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔

بہار شریعت میں ہے: "مقیم کو ایک دن رات پورا نہ ہوا تھا کہ سفر کیا، تو اب ابتدائے حدث سے تین دن، تین

راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مسافر نے اقامت کی نیت کر لی، تو اگر ایک دن رات پورا کر چکا ہے، مسح جاتا رہا اور پاؤں دھونا فرض ہو گیا اور نماز میں تھا تو نماز جاتی رہی اور اگر چوبیس گھنٹے پورے نہ ہوئے، تو جتنا باقی ہے، پورا کر لے۔"

(بہار شریعت، حصہ 2، صفحہ 365، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

یاد رہے! موزوں پر مسح کی مدت حدثِ اصغر لاحق ہونے (یعنی وضو ٹوٹنے) سے شروع ہو گی، ورنہ اگر حدثِ اکبر لاحق (یعنی غسل لازم) ہوا، تو موزوں پر مسح کافی نہیں ہو گا، بلکہ انہیں اتار کر پاؤں ہی دھونے ہوں گے۔

بدائع الصنائع میں ہے: "ومنها: ان یکون الحدث خفیفا، فان کان غلیظا، وھو الجنابۃ، فلا یجوز فیھا المسح" ترجمہ: موزوں پر مسح درست ہونے کی ایک شرط یہ ہے کہ حدثِ خفیف لاحق ہوا ہو (یعنی وضو ٹوٹا ہو)، پس اگر حدث غلیظ (یعنی غسل لازم ہوا) ہو، تو موزوں پر مسح کافی نہیں ہو گا۔"

(بدائع الصنائع، کتاب الطھارۃ، بیان مدۃ المسح، جلد 1، صفحہ 82، مطبوعہ کوئٹہ)

و اللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

10 رجب المرجب 1442ھ 23 فروری 2021ء

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
DARUL IFTA AHLESUNNAT

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے